بسم اللہ الرحمن الرحیم

قرآن پاک کا ترجمہ سننے کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ قرآن پاک کا ترجمہ پڑھا جا رہا ہو، تو کیا قرآن پاک کے الفاظ کی تلاوت کی طرح، قرآن پاک کا ترجمہ سننا بھی لازم ہے؟

سائلہ: اسلامی بہن

جواب

سوال کا جواب درج ذیل سرخیوں کی روشنی میں دیا جائے گا:

اجمالی جواب

ترجمۂ قرآن کی حیثیت اور لفظِ قرآن کے اطلاقات

ترجمۂ قرآن کی سماعت کا لزوم امثلہ و نظائر کی روشنی میں

ترجمۂ قرآن کی سماعت اور مقاصدِ شریعت

اجمالی جواب:

الفاظِ قرآن کی تلاوت کے وقت جس طرح سننے کی غرض سے وہاں موجود افراد پر توجہ سے تلاوتِ قرآن سننا واجب ہے، اسی طرح اگر قرآنِ پاک کا ترجمہ کوئی پڑھ رہا ہو اور سننے والے افراد اس ترجمہ کی زبان کو سمجھتے بھی ہوں، تو وہاں موجود افراد پر احتیاطاً ترجمۂ قرآن کو سننا واجب ہے۔

ترجمۂ قرآن کی حیثیت اور لفظِ قرآن کے اطلاقات:

ترجمۂ قرآن، قرآنِ پاک کے معانی کا نام ہے، جبکہ اصول فقہ کی کتابوں میں موجود تعریف کے اعتبار سے قرآن الفاظ اور معانی کے مجموعے کا نام ہے، دیگر زبانوں میں آنے والے معنی ومفہوم کا نام نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اگر کوئی ترجمہ پڑھ رہا ہو، تو اسے عرف اور حقیقت کے اعتبار سے قرآن پڑھنے والا نہیں کہا جاتا۔ ہاں البتہ معانی اور ترجمے پر من وجہ اور مجازاً قرآن کا اطلاق کیا جاتا ہے، جس کی امثلہ ذیل میں ذکر کی جائیں گی۔

ترجمۂ قرآن کی سماعت کا لزوم امثلہ و نظائر کی روشنی میں:

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید کی تلاوت کے وقت خاموش رہ کر سننے کا حکم ارشاد فرمایا ہے۔ ترجمۂ قرآن کو اگرچہ ظاہراً اور حقیقتاً قرآن نہیں کہا جاتا، لیکن معانی پر من وجہ اور مجازاً قرآن کا اطلاق کیا جاتا ہے۔

الفاظِ قرآن کی تلاوت کے وقت خاموش رہ کر سننے کا حکم تو واضح ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ کیا ترجمۂ قرآن کا بھی وہی حکم ہوگا جو الفاظِ قرآن کا ہے؟ تو اس کی صراحت صریح نصوص سے نہیں ملتی۔ اس مسئلہ کی تنقیح کے لیے جب کلامِ فقہاء کی طرف نظر کی جاتی ہے، تو واضح ہوتا ہے کہ فقہاء کرام مقام احتیاط میں، ترجمۂ قرآن پر بھی الفاظ قرآن کے احکام کا اجرا فرماتے ہیں مثلاً فقہاء کرام فرماتے ہیں:

(1) اگر کسی آیتِ سجدہ کا ترجمہ سنا اور سننے والے کو معلوم ہو کہ یہ آیتِ سجدہ کا ترجمہ ہے، تو اس پر احتیاطاً سجدۂ تلاوت واجب ہوگا۔ فقہاء کرام نے اس کی وجہ یہ بیان کی کہ اس نے لفظاً اگرچہ قرآن نہیں سنا، لیکن معناً تو قرآنِ پاک ہی کو سنا ہے۔ فقہاء کرام نے اس سننے والے کو من وجہ قرآن سننے والا شمار کیا، اور فرمایا کہ جس طرح لفظِ قرآن سننے پر سجدۂ تلاوت لازم ہے، اسی طرح آیتِ سجدہ کا ترجمہ سننے پر احتیاطاً سجدہ واجب ہوگا۔

(2) حدثِ اصغر ہو یا حدثِ اکبر، دونوں حالتوں میں جس طرح الفاظِ قرآن کو چھونا جائز نہیں، اسی طرح قرآنِ پاک کے ترجمہ کو چھونا بھی جائز نہیں۔

(3) جنابت کی حالت میں جس طرح قرآنِ پاک کے الفاظ پڑھنا جائز نہیں، اسی طرح قرآنِ پاک کا ترجمہ پڑھنا بھی جائز نہیں۔

درج بالا امثلہ و نظائر میں فقہاء کرام نے احتیاط کی وجہ سے الفاظِ قرآن کے احکام کو ترجمہ قرآن میں جاری فرمایا ہے لہذا درج بالا امثلہ و نظائر میں جس طرح احتیاط کی وجہ سے ترجمۂ قرآن پر الفاظ قرآن کے احکام کا اجرا فرمایا، اسی طرح مسئلۂ مبحوث عنہ میں بھی احتیاط کی وجہ سے ترجمۂ قرآن کا وہی حکم ہوگا، جو الفاظِ قرآن کا ہے، یعنی ترجمۂ قرآن کو خاموشی کے ساتھ سننا لازم ہے۔

ترجمۂ قرآن کی سماعت اور مقاصد شرع

قرآنِ کریم اللہ تعالیٰ کا مقدس کلام اور دینِ اسلام کی اساس ہے۔ شریعتِ مطہرہ نے اس کے احترام، تعظیم اور اس سے ہدایت حاصل کرنے کو نہایت اہمیت دی ہے۔ قرآنِ پاک کی تلاوت کے وقت خاموش رہ کر توجہ سے سننے کا حکم درحقیقت کلامِ الٰہی کے ادب اور قرآن میں غور و فکر کے مقصد کو پورا کرنے کے لیے ہے، جیسا کہ علماء و مفسرین نے متعلقہ آیتِ مبارکہ کے تحت وضاحت فرمائی ہے۔

یہ امر بھی واضح ہے کہ عام غیر عربی مسلمانوں کے لیے قرآنِ کریم کے معانی سمجھنے کا قریب ترین اور مؤثر ذریعہ اس کا درست ترجمہ ہے۔ قرآن میں تدبر کا جو مقصد ہے، وہ ترجمہ سننے سے بہترین انداز میں حاصل ہوتا ہے، اور ترجمہ کے وقت خاموشی سے سننا، اس مقصد کے حصول میں زیادہ معاون ہے۔

مزید یہ کہ قرآن کا احترام صرف اس کے الفاظ تک محدود نہیں، بلکہ اس کے معانی اور پیغام کا ادب بھی لازم ہے، اور ترجمہ انہی معانی کو نمایاں کرتا ہے۔ لہٰذا ترجمہ قرآن کو خاموشی اور توجہ کے ساتھ سن کر وہی ادب بجالایا جائے، جو اصل تلاوت کے وقت مطلوب ہے۔

اسی طرح شریعت کے مقاصد میں یہ بات بھی شامل ہے کہ ایسے امور سے بچا جائے، جو دینی مقصد کے فوت ہونے کا سبب بنیں۔ اگر ترجمہ قرآن کے وقت گفتگو یا بے توجہی کی اجازت دی جائے، تو اس سے قرآن فہمی اور تعظیم دونوں متاثر ہوں گی، جو شریعت کے مقصد کے خلاف ہے۔

لہٰذا درج بالا تفصیلات سے یہ واضح ہوتا ہے کہ جس طرح الفاظِ قرآن کی تلاوت کے وقت خاموش رہ کر تلاوتِ قرآن سننا واجب ہے، اسی طرح ترجمہ قرآن کو بھی خاموشی کے ساتھ سننا واجب ہے۔

لیکن یہ خیال رہے کہ قرآنِ پاک پڑھنے اور سننے کے متعلق جو فضائل وارد ہوئے ہیں، انہیں ترجمہ قرآن کے پڑھنے اور سننے پر جزماً منطبق نہیں کیا جا سکتا، کیونکہ محض قرآنِ پاک کے ترجمہ کو پڑھنے اور سننے سے قراءتِ قرآن کے بارے میں منقول، ثواب کا حاصل ہونا، قرآن و حدیث اور کلامِ علماء سے ثابت نہیں۔ مزید یہ کہ قراءت پر ثواب کا حصول از قبیلِ فضائل ہے، جبکہ مسئلہ مبحوث عنہ از قبیلِ احکام ہے۔ پھر اس کا ثبوت بذریعہ قیاس احتیاطاً ہے، اور اصول یہ ہے کہ فضائل اپنے مورد میں خاص ہوتے ہیں، انہیں قیاس سے ثابت نہیں کیا جا سکتا۔ نیز احتیاط کا تعلق احکام سے ہے، فضائل سے نہیں۔ لہٰذا جو شرعی مسئلہ بذریعہ قیاس احتیاطاً ثابت ہو، اس پر فضیلت والے معاملے کو قیاس نہیں کیا جا سکتا۔

البتہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ قرآنِ پاک کے ترجمہ میں غور و فکر کی صورت میں، غور و فکر کا ثواب حاصل ہوگا، کیونکہ قرآنِ پاک میں غور و فکر کرنا حکمِ قرآنی پر عمل کرنا ہے۔

<u>بالترتیب جزئیات ملاحظہ ہوں:</u>

<u>تلاوت قرآن سننا واجب ہے:</u>

تلاوت توجہ اور خاموشی سے سننے کا حکم ہے اور یہ حکم مطلق ہے۔ چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَ اَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ﴾ ترجمہ کنزالعرفان: ”اور جب قرآن پڑھا جائے، تو اسے غور سے سنو اور خاموش رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔“ (پارہ 9، سورۃ الاعراف، آیت 204)

اس آیت کے تحت تفسیر مدارک میں ہے ”ظاهره وجوب الاستماع والانصات وقت قراءة القرآن فی الصلاة وغیرها“ ترجمہ: اس آیت کا ظاہر یہ ہے کہ جب قرآن پاک پڑھا جائے، خواہ نماز میں ہو یا اس کے علاوہ، اس وقت سننا اور خاموش رہنا واجب ہے۔ (تفسیر مدارک، ج 1، ص 628، مطبوعہ بیروت)

اس حکمِ قرآنی کی حکمت بیان کرتے ہوئے علامہ ابن جریر طبری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں: ﴿إِذَا قُرِئَ﴾ عليكم أيها المؤمنون ﴿الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ﴾. يقولُ: أَصغُوا له سمعَكم **لتتفهَّموا آياتِه**، وتعتبروا بمواعظِه، وأنصتوا إليه لتعقلُوه وتدبروه، ولا تلغوا فيه فلا تعقلوه، ﴿لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ﴾. يقولُ: ليرحمكمُ ربُّكم باتعاظِكم بمواعظه، واعتبار كم بعبره، واستعمالكم ما بينه لكم ربكم من فرائضه في آيِه **”ترجمہ: اے یمان والو (اور جب قرآن پڑھا جائے، تو اسے غور سے سنو) گویا اللہ تعالیٰ یہ فرما رہا ہے**

کہ اپنی سماعتوں کو اس کی جانب ہمہ تن متوجہ کردو، تاکہ تم اس کی آیات کا گہرا فہم حاصل کرسکو اور اس کی نصیحتوں سے عبرت پکڑو؛ نیز خاموش رہو، تاکہ اسے عقل سے سمجھ سکو اور اس میں غور و فکر کرسکو، اور اس کے دوران لغو باتیں نہ کرو، تاکہ تم اس کے فہم و ادراک سے محروم نہ ہو جاؤ (تاکہ تم پر رحم کیا جائے) اس میں اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے تمہارا پروردگار تم پر رحم فرمائے، اس سبب سے کہ تم نے اس کی نصیحتوں سے اثر لیا، اس کی عبرتوں سے سبق سیکھا اور ان فرائض پر عمل پیرا ہوئے، جو تمہارے رب نے اپنی آیات میں تمہارے لیے بیان فرمائے ہیں۔ (تفسیر طبری، ج 10، ص 658، مطبوعہ، قاھرہ)

یونہی شیخ عبد القادر ملاحویش رحمۃ اللہ تعالیٰ اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں "قال تعالی «وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ» أيها الناس بتفكر وتدبر وأصغوا له بكليتكم لتفهموا معانيه وتعوا مواعظه «وَأَنْصِتُوا» عند قراءته ليقر في قلوبكم وتلهموا مبانيه لأن الكلام عند سماعه لا يجوز إذ يضيع المغزى المراد منه لذلك أمر كم ربكم بالسكوت، وهذان أمران ظاهرهما الوجوب، فيكون الاستماع والسكوت واجبين عليكم أيها المؤمنون عند قراءة القرآن بدليل هذه الآية" ترجمہ: (اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے غور سے سنو) یعنی اے لوگو! (اس حکم کا تقاضا ہے کہ) تم غور و فکر اور تدبر کے ساتھ قرآن کو سنو اور اپنی تمام تر توجہ اس کی جانب مبذول کردو تاکہ تم اس کے معانی کا فہم حاصل کرسکو اور اس کی نصائح و مواعظ کو محفوظ رکھ سکو۔ (اور خاموش رہو) یعنی تلاوت کے وقت مکمل سکوت اختیار کرو، تاکہ قرآن تمہارے دلوں میں جاگزیں ہو جائے اور اس کے مضامین و اسرار تم پر منکشف ہوں۔ اسی لئے تلاوت کے دوران گفتگو کرنا جائز نہیں، تاکہ اس سے کلام کا اصل مقصود اور منشا ضائع نہ ہو جائے، اسی بنا پر تمہارے پروردگار نے تمہیں خاموشی اختیار کرنے کا حکم دیا ہے۔ یہ دونوں (یعنی سننا اور خاموش رہنا) ایسے احکام ہیں، جن کا ظاہر وجوب پر دلالت کرتا ہے۔ لہٰذا اے اہلِ ایمان! اس آیتِ کریمہ کی دلیل کی رو سے قرآن کی قرات کے وقت تم پر بغور سننا اور خاموش رہنا واجب ہے۔ (بیان المعانی، ج 1، ص 478، مطبوعہ دمشق)

استماع و انصات کا حکم قرآن کی تعظیم کے لیے ہے، چنانچہ البحر الرائق میں ہے: "الانصات يجب حالة الاستماع فيسن تعظيما للقرآن" ترجمہ: قرآن کریم کی تلاوت سنتے ہوئے خاموش رہنا واجب ہے، پس یہ قرآن کی تعظیم کے لیے مسنون (مشروع) ہے۔ (البحر الرائق، ج 1، ص 327، دار الکتاب الاسلامی، بیروت)

قرآن پاک کی تلاوت سننے کے بارے میں غنیۃ المستملی میں ہے "والاصل ان الاستماع للقرآن اذا قرأ فرض كفاية لانه اقامة حقه بان يكون ملتفتا اليه غير مضيع وذلک يحصل بانصات البعض كما في رد السلام حين كان لرعاية حق المسلم كفى فيه البعض عن الكل الا انه يجب على القاري احترامه بان لا يقرأ في الاسواق ومواضع الاشتغال" ترجمہ: اور اصل یہ ہے کہ جب قرآن پاک پڑھا جائے، تو اس کو سننا فرضِ کفایہ ہے، کیونکہ یہ اس کے حق کو قائم کرنا ہے، اس طرح کہ قرآن کی طرف توجہ کی جائے اور اسے ضائع نہ کیا جائے اور بعض افراد کی خاموشی سے بھی یہ مقصد حاصل ہو جاتا ہے، جیسا کہ سلام کا جواب دینے میں مسلمان کے حق کی رعایت مقصود ہوتی ہے، تو بعض افراد کی طرف سے سلام کا جواب دے دینا، تمام افراد کی طرف سے کفایت کرتا ہے، ہاں یہ ضرور ہے کہ

تلاوت کرنے والے پر قرآن پاک کا احترام کرنا لازم ہے، اس طرح کہ وہ اسے بازاروں اور کام والی جگہوں پر نہ پڑھے۔ (غنیۃ المستملی، ص428، مطبوعہ کوئٹہ)

تلاوتِ قرآن پاک کو سننے کے بارے میں اعلی حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن ارشاد فرماتے ہیں: ”اقول: وباللہ التوفیق (میں اللہ کے توفیق دینے سے کہتا ہوں) ظاہر یہ ہے، واللہ تعالی اعلم کہ اگر کوئی شخص اپنے لئے تلاوتِ قرآن عظیم باآواز (بلند آواز سے تلاوت) کررہا ہے اور باقی لوگ اس (تلاوت) کے سننے کو جمع نہ ہوئے، بلکہ اپنے اغراضِ متفرقہ میں (اپنے مختلف کاموں میں مصروف) ہیں، تو ایک شخص تالی (تلاوت کرنے والے) کے پاس بیٹھا بغور سن رہا ہے، (تو) ادائے حق (تلاوت سننے کا حق ادا) ہوگیا، باقیوں پر کوئی الزام نہیں اور اگر وہ سب اسی غرضِ واحد (تلاوت سننے) کے لئے ایک مجلس میں مجتمع (جمع ہوئے) ہیں، تو سب پر سننے کا لزوم چاہیئے، جس طرح نماز میں جماعت مقتدیان کہ ہر شخص پر استماع وانصات جداگانہ فرض ہے یا جس طرح جلسہ خطبہ کہ ان میں ایک شخص مذکر اور باقیوں کو یہی حیثیت واحدہ تذکیر جامع ہے، تو بالاتفاق ان سب پر سننا فرض ہے، نہ یہ کہ استماعِ بعض (بعض افراد کا سننا) کافی ہو، جب تذکیر میں کلامِ بشیر کا سننا، سب حاضرین پر فرض عین ہوا، تو کلامِ الٰہی کا استماع بدرجہ اولی (فرض ہے)۔“ (فتاوی رضویہ، ج23، ص353، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

قرآن پاک الفاظ ومعانی کے مجموعے کا نام ہے:

قرآن پاک الفاظ و معانی کے مجموعے کا نام، صرف ترجمہ کو ظاہراً و حقیقتاً قرآن نہیں کہا جاتا، جیسا کہ الإمام قوام الدین الکاکی الحنفی (المتوفی: ۷۴۹ھ) اپنی کتاب ”معراج الدرایۃ فی شرح الھدایۃ“ میں لکھتے ہیں: فإن القرآن اسم للنظم والمعنى جميعا بالإجماع، قال تعالى: ﴿وَلَوْ جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا اَعْجَمِیًّا لَّقَالُوْا﴾ [فصلت:٤٤] الآية، والقادر على العربية قادر على الإتيان بالنظم، فيكون مأمورا بقراءته، فلم يخرج عن العهدة بقراءة غيره؛ لأنه يسمى قرآنا مجازا؛ ألا ترى أنه يصح نفي القرآن عنه، فيقال: ليس بقرآن وإنما هو ترجمته. ترجمہ: "قرآن" بالاجماع نظم (الفاظ) اور معنی دونوں کے مجموعے کا نام ہے۔ اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ﴿وَلَوْ جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا اَعْجَمِیًّا لَّقَالُوْا﴾ (اور اگر ہم اُسے عجمی زبان کا قرآن کرتے تو ضرور کہتے)۔ اور جو شخص عربی پر قدرت رکھتا ہے وہ نظم (یعنی عربی الفاظ) ادا کرنے پر بھی قادر ہے، لہٰذا اسے اسی کی قرات کا حکم دیا جائے گا، اور وہ غیر عربی پڑھ کر عہدہ برآ نہیں ہوسکتا، کیونکہ ترجمے کو صرف مجازاً قرآن کہا جاتا ہے۔ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ اس سے قرآن کی نفی کرنا درست ہے؟ چنانچہ کہا جاتا ہے: یہ قرآن نہیں، بلکہ اس کا ترجمہ ہے۔ (معراج الدرایۃ، ج1، ص616، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

ترجمہ من وجہ اور مجازاً قرآن ہی ہے یہی وجہ ہے کہ آیت سجدہ سننے پر سجدہ تلاوت لازم ہوگا:

آیتِ سجدہ کا ترجمہ سننے سے سجدہ تلاوت واجب ہونے یا نہ ہونے کے متعلق المبسوط للسرخسی میں ہے: لو قرأها رجل بالفارسية و سمعها قوم لا يفقهون الفارسية وهم في غير الصلاة فعليه وعليهم أن يسجدوها وهذا قياس قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى و ذكر في الأمالي عن أبي يوسف رحمه الله تعالى قال إنما تجب السجدة ههنا على من يعلم أنه يقرأ آية السجدة ولا تجب على

من لا يفهم ذلك وھو قول محمد رحمہ اللہ تعالی "ترجمہ: اگر کسی نے فارسی زبان میں آیتِ سجدہ کا ترجمہ پڑھا اور اسے ایک قوم نے سنا، حالانکہ وہ فارسی کو سمجھتے نہ ہوں اور وہ نماز کے علاوہ ہوں، تو ترجمہ پڑھنے اور سننے والوں پر سجدہ تلاوت لازم ہو جائے گا، یہ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان کا قیاس ہے، جبکہ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے "کتاب الامالی" میں ذکر کیا گیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: ایسے شخص پر سجدہ تلاوت اس صورت میں واجب ہوگا، جب وہ جانتا ہو کہ آیتِ سجدہ پڑھی جا رہی ہے اور جس نے آیتِ سجدہ کا ترجمہ نہ سمجھا، تو اس پر سجدہ تلاوت واجب نہیں ہوگا اور یہی امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔ (المبسوط للسرخسی، ج 02، ص 133، مطبوعہ دار المعرفۃ)

علامہ علاؤالدین حصکفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں: والسماع شرط في حق غير التالي ولو بالفارسية إذا أخبر "ترجمہ: (سجدہ تلاوت واجب ہونے کے لئے) تلاوت کرنے والے کے علاوہ کے لئے آیتِ سجدہ کا سننا شرط ہے، اگرچہ وہ فارسی زبان میں ہو، جبکہ سامع کو (آیتِ سجدہ کا ترجمہ ہونے) کے متعلق بتا دیا گیا ہو۔ (درمختار مع ردالمحتار، ص 102، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)

مذکورہ بالا عبارت کے الفاظ (اذا اخبر) کے تحت علامہ ابنِ عابدین شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں: أي بأنها آية سجدة سواء فهمها أو لا وهذا عند الامام وعندهما إن علم السامع أنه يقرأ القرآن لزمته وإلا فلا بحر۔ **وفي الفيض وبه يفتى وفي النهر عن السراج أن الامام رجع إلى قولهما وعليه الاعتماد**۔ والمراد من قوله: إن علم السامع أن يفهم معنى الآية كما في شرح المجمع حيث قال: وجبت عليه سواء فهم معنى الآية أو لا عنده، وقالا: إن فهمها وجبت وإلا فلا **لأنه إذا فهم كان سامعا للقرآن من وجه دون وجه** "ترجمہ: یعنی اسے بتا دیا گیا ہو کہ یہ آیتِ سجدہ ہے، خواہ اس نے مفہوم کو سمجھا ہو یا نہ سمجھا ہو، یہ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ہے اور صاحبین رحمہما اللہ تعالیٰ کے نزدیک اگر سامع جانتا ہے کہ وہ قرآنِ پاک (سے آیتِ سجدہ کے ترجمہ) کی تلاوت کر رہا ہے، تو اس پر سجدہ تلاوت واجب ہوگا، ورنہ نہیں، **اور "فیض" میں ہے کہ اسی (صاحبین کے قول) پر فتوی دیا جائے گا اور "نہر الفائق" میں "سراج" کے حوالے سے ہے کہ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے صاحبین کے قول کی طرف رجوع کر لیا تھا اور اسی قول پر اعتماد ہے۔** اور مراد یہ ہے کہ سامع آیتِ سجدہ کا معنی سمجھ لے، جیسا کہ "شرح المجمع" میں فرمایا کہ سامع پر سجدہ تلاوت واجب ہوگا، خواہ اس نے آیت کا معنی سمجھا ہو یا نہ سمجھا ہو اور یہ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ہے، جبکہ صاحبین رحمہما اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اگر سامع نے اس آیت کا ترجمہ سمجھ لیا، تو اس پر سجدہ تلاوت واجب ہوگا، ورنہ نہیں، **کیونکہ جب سامع نے آیت کا معنی جان لیا، تو وہ ایک اعتبار (معنیٰ کے اعتبار) سے قرآن پاک کو سننے والا ہو گیا اور ایک اعتبار (لفظ کے اعتبار) سے نہیں۔** (ردالمحتار علی در مختار، ج 02، ص 105، دار الفکر، بیروت)

مراقی الفلاح کے الفاظ (**وتجب السجدة بسماع القراءة باللغة الفارسية إن فهمها على المعتمد**) کے تحت علامہ احمد طحطاوی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں: أما قوله المرجوع إليه فهو كقولهما فلا تجب السجدة إلا بالفهم **لأنها قرآن من وجه وهو المعنى دون وجه وهو النظم فإذا فهم كان سامعا للقرآن من وجه دون وجه فتجب احتياطا** "ترجمہ: بہر حال امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا

مرجوع الیہ قول اور یہی صاحبین علیہما الرحمۃ کا قول ہے کہ سجدہ تلاوت اسی صورت میں واجب ہوگا، جبکہ وہ اسے سمجھتا ہو، **کیونکہ ترجمہ معنی کے اعتبار سے قرآن ہے اور الفاظ کے اعتبار سے قرآن نہیں ہے، لہٰذا جب سامع نے ترجمہ کو سمجھ لیا، تو وہ ایک اعتبار (معنی کے اعتبار) سے قرآن پاک کو سننے والا ہو گیا اور ایک اعتبار (لفظ کے اعتبار) سے نہیں، لہٰذا احتیاطاً اس پر سجدہ تلاوت واجب ہوگا۔** (حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح، ص 485، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سُنَّت، امام اَحمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ "جد الممتار علی رد المحتار" میں لکھتے ہیں: قولہ اذا فہم کان سامعاً للقرآن من وجہ (المعنی) دون وجہ (اللفظ) **فوجبت احتیاطاً بخلاف ما اذا لم یفھم فانہ لم یسمع القرآن اصلا**" ترجمہ: مصنف علیہ الرحمۃ کا قول کہ جب سامع نے آیت کا معنی سمجھ لیا، تو وہ معنی کے اعتبار سے قرآن سننے والا ہو گیا، نہ کہ لفظ کے اعتبار سے، لہٰذا اس پر احتیاطاً سجدہ تلاوت واجب ہوگا، برخلاف اس کے، جب سامع نے آیت کا ترجمہ نہ سمجھا، تو وہ قرآنِ پاک کو بالکل سننے والا نہ ہوا۔ (جد الممتار علی رد المحتار، ج 03، ص 556، 557، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سُنَّت، امام اَحمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے نظم کی صورت میں سوال ہوا کہ

عالمانِ شرع سے ہے اس طرح میرا سوال	دیں جواب اس کا برائے حق مجھے وہ خوشخصال
گر کسی نے ترجمہ سجدہ آیت کی پڑھا	تب بھی سجدہ کرنا کیا اُس شخص پر واجب ہوا

تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے نظم کی صورت میں جواب ارشاد فرمایا:

ترجمہ بھی اصل یہاں ہے وجہ سجدہ بالیقیں	فرق یہ ہے فہم معنیٰ اِس میں شرط اُس میں نہیں
آیت سجدہ سنی جانا کہ ہے سجدہ کی جا	اب زباں سمجھے نہ سمجھے سجدہ واجب ہو گیا
ترجمہ میں اس زباں کا جاننا بھی چاہیئے	**نظم و معنیٰ دو ہیں ان میں ایک تو باقی رہے**
تاکہ من وجہ تو صادق ہو سنا قرآن کو	**ورنہ اک موج ہوا تھی چھو گئی جو کان کو**
ہے یہی مذہب بہ یفتٰی علیہ الاعتِماد	شامی **از فیض و نہر واللہ اعلم بالرشاد**

(فتاوی رضویہ، ج 08، ص 238، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

بے وضو ترجمہ قرآن کو چھونا اور ناپاکی کی حالت میں چھونا اور پڑھنا دونوں جائز نہیں:

چنانچہ تنویر الابصار مع الدر المختار میں ہے: "(وقراءۃ قرآن) بقصدہ (ومسہ) ولو مکتوبا بالفارسیۃ في الاصح" ترجمہ: حیض و نفاس کی حالت میں قصداً قرآن کی قراءت کرنا اور اسے چھونا حرام ہے، اگرچہ فارسی میں لکھا ہوا ہو، یہ اصح ہے۔ (تنویر الابصار مع الدر المختار، ج 01، ص 535، مطبوعہ کوئٹہ)

نہر الفائق میں ہے: "ویمنع أیضا حل مسہ أي القران ولو مکتوبا بالفارسیۃ إجماعا ھو الصحیح" ترجمہ: حیض و نفاس کی حالت میں قرآن کو چھونے سے بھی منع کیا جائے گا، اگرچہ فارسی میں لکھا ہوا ہو، یہ اجماعی مسئلہ ہے اور یہی صحیح ہے۔ (النھر الفائق، ج 01، ص 135، مطبوعہ کوئٹہ، ملتقطاً)

فتاوی رضویہ میں ہے: "ترجمہ کا چھونا خود ہی ممنوع ہے اگرچہ قرآن مجید سے جدا لکھا ہو۔" (فتاوی رضویہ، ج 01 (حصہ ب)، ص 1074، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

بہارِ شریعت میں ہے: **"قرآن کا ترجمہ فارسی یا اردو یا کسی اور زبان میں ہو اس کے بھی چھونے اور پڑھنے میں قرآنِ مجید ہی کا سا حکم ہے۔"** (بہار شریعت، ج 01، ص 327، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

فضیلت قیاس سے معلوم نہیں ہوسکتی کہ فضائل میں قیاس کا عمل دخل نہیں:

اس بارے میں علامہ بدرالدین عینی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں: "أن مدرك ركعةً من الصلاة مدرك لحكمها في السهو وغيره، وأما الفضل فلا يدرك بقياس ولا نظر؛ لأن الفضائل لا تقاس" ترجمہ: جس نے نماز کی ایک رکعت پالی، اس نے نماز کے حکم جیسے سجدہ سہو وغیرہ کو تو پالیا، لیکن جہاں تک فضیلت کی بات ہے، تو وہ قیاس اور عقل سے معلوم نہیں کی جا سکتی، کیونکہ فضائل میں قیاس نہیں چلتا۔ (نخب الأفکار فی تنقیح مبانی الأخبار، ج 6، ص 221، مطبوعہ، قطر)

یہ ایک نئی تحقیق ہے، اپنی طرف سے پوری کوشش کی ہے کہ درست مسئلہ سامنے آجائے لیکن اس کے باوجود کوئی صاحب علم اس سے ہٹ کر راجح تحقیق کرلے تو ہم خوش دلی سے قبول کریں گے۔

نوٹ: یہ جواب ترجمہ قرآن سننے کے متعلق ہے۔ جہاں تک الفاظِ قرآن کو چھوڑ کر محض ترجمہ پڑھنے یا طباعت کرنے کا تعلق ہے، تو اس بارے میں تفصیلی فتویٰ دارالافتاء اہلِ سنت کی ویب سائٹ سے ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔ جس کا لنک درج ذیل ہے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد اویس باجوہ عطاری مدنی

مصدق: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FSD-9803

تاریخ اجراء: 01 رمضان المبارک 1447ھ/19 فروری 2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net